درسِ حدیث (۱)

محمود الملة والدّین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' کے تحت ہونے والی مجلس ذکر کے بعد ہر اتوار بعد نمازِ مغرب درس حدیث دیا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان دروس کی افادیت کے پیش نظر اِن دروس کو ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت کے اس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے، آمین (ادارہ)

رسول اللہ ﷺ کی عسکری ہدایات

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب ﴾

(۱۸؍صفر ۱۴۳۵ھ / ۲۲؍دسمبر ۲۰۱۳ء)

عنوانات و نظر ثانی : ڈاکٹر محمد امجد غفرلہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت سُلیمان بن بُریدة رضی اللّٰہ عنہ اپنے والد سے یہ حدیث روایت کررہے ہیں....... نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ جو امیر لشکر ہوتا تھا اس کو کچھ قوانین اور ضوابط ارشاد فرمایا کرتے تھے ہمیشہ، جب بھی روانہ کرتے تو ان کو کچھ قوانین جن کا مقصد اللہ کی طرف رجوع اِلی اللہ ہوتا ہے اور اللہ کی جو مخلوق ہے اس کے حقوق بھی بیان فرماتے، وہ بڑا متقی اور پرہیزگار کمانڈر ہوتا تھا اور اس میں آپ تمام قسم کے ضوابط اور قوانین بتلاتے تھے کہ فوجی ضابطے، مارشل رولز، قیدیوں کے قوانین کس طرح ہوں گے ؟ اُس مرحلے پر یہ کرنا ہے اِس مرحلے پر یہ کرنا ہے، اس کے متعلق ساری تفصیل گزشتہ دروس میں گزرچکی ہے، اس حدیث شریف کا کچھ حصہ باقی رہتا تھا جس میں آپ مزید کچھ ہدایات دے رہے ہیں

پہلے فرمایا تھا کہ جب جاؤ تو پہلے جنگ نہیں لڑو، اُنہیں تین باتیں پیش کرو، سب سے پہلے اسلام کی دعوت دے دو، اگر اسلام قبول کرلیں تو بہت اچھی بات ہے، فوجی قانون ہے اور قبول کرنے کے بعد پھر ان کو یہ یہ کہو کہ اسلام لے آئے تو یا تو ہمارے ساتھ چلو مدینہ منورہ دار الخلافہ مرکز میں تاکہ تمام معاملات میں تم ہمارے ساتھ شریک رہو ہم تم سے فائدہ اٹھائیں تم ہم سے فائدہ اٹھاؤ، وہاں جانے کے لیے تیار ہو تو ٹھیک ہے، نہ تیار ہوں اور اپنے ہی علاقوں میں رہنا چاہتے ہوں تو بھی انہیں قوانین بتانے کی ضرورت ہے کہ اس صورت میں یہ یہ قوانین ہوں گے !

اور اگر اسلام نہ لائیں، یہ کہیں کہ نہیں ہم اسلام نہیں لاتے، تو اسلام میں جبر نہیں ہے، تلوار کے زور پر مسلمان کرنا، یہ نہیں ہے ! کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ تعلیمات نہ ہوتیں، کچھ اور ہوتیں ! !

تو فرمایا کہ ان سے کہو کہ تم ہماری عملداری قبول کرلو، ہماری عملداری میں آجاؤ گے اور اتنا جزیہ دیا کرو، سال کا اتنا ٹیکس فی کس، ایک آدمی پر یہ ٹیکس دو تو تمام حقوق تمہارے ہمارے ذمہ ہوں گے تمہاری جان مال عزت آبرو جیسے ہماری ہوتی ہے ایسے ہی تمہاری ہوجائے گی جیسے اقلیت رہتی ہیں اس طرح رہو گے اور اقلیتوں کے پورے حقوق تمہیں دیے جائیں گے، عزت کے ساتھ رکھا جائے گا، یہ ان کو کہو ! یہ راستہ بتلایا جرنیل کو آپ (علیہ السلام) نے کہ اس طرح کرنا ہے ! ! اور اگر اسے مان لیں تو اچھی بات ہے ! !

اگر نہیں مانتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں..............نہ ہی ہم اسلام لائیں گے اور نہ ہم تمہاری عمل داری میں آئیں گے تو پھر کیا کرو ؟ فرمایا کہ پھر اللہ سے مدد چاہو، اللہ کی طرف رجوع کرو، دھیان اس کی طرف دو اور اس سے مدد چاہو اور پھر اس کے بعد معاملہ کرو، پھر ان میں تلوار چلاؤ ! پہلے پہل یہ یہ کوششیں کرلو تاکہ بغیر تلوار چلائے معاملات حل ہوجائیں، یہ کوشش ہوتی تھی اخیر حد تک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ! کیونکہ آپ دنیا کو دَارُالْاَمَنْ ، دَارُالْاَمَانْ اور دَارُالْاِسْلَامْ جنت کا نمونہ بنانے کے لیے تشریف لائے تھے، خون ریزی کے لیے تشریف نہیں لائے تھے، خون ریزی تو پہلے سے ہورہی تھی، آپ کے آنے سے پہلے ظلم وستم اور تاریکی واندھیر نگری تھی، آپ کے آنے کی برکت

سے خون ریزی ختم ہوئی اور صلح اور محبت کا ماحول پیدا ہوا، پہلے کوشش ہوتی تھی کہ بغیر تلوار کے یہ چیزیں حل ہوجائیں پھر بھی کوئی حل نہ ہوتو پھر یہ فرمایا ! یہ ترتیب ہر جرنیل کو ہر کمانڈر کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سکھا رہے ہیں ! !

اب ایک اور چیز ہے جس کے بارے میں آپ بیان فرمارہے ہیں بیت السلام میں جس میں ہدایات مارشل قوانین بتارہے ہیں اگر یہ ہوجائے پھر تم نے کسی قلعے کا محاصرہ کیا دشمن قلعے میں محصور ہوگیا........ اب اگر وہ کہیں تم ایسا کرو معاہدہ کرلو ہم سے طے کرلو، اور اللہ اور رسول کا ذمہ اس کے بیچ میں لاؤ اَنْ تَجْعَلَ لَھُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِیِّهٖ نبی عَلَیْهِ السَّلَامْ سکھا رہے ہیں فَلَا تَجْعَلْ لَّھُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِیِّهٖ اس میں تم اللہ اور اللہ کے نبی کا ذمہ ہرگز نہ کرنا، کہنا کہ اللہ اور رسول کا جو ذمہ ہے وہ بیچ میں مت لاؤ، ہم جو بات اس وقت سمجھتے ہیں مناسب جو تم سمجھتے ہو اگر ہماری سمجھ میں آئی تو ہم اپنی ذمہ داری پر تم سے معاہدہ کرتے ہیں اللہ اور رسول کے ذمہ پر نہیں ! کیونکہ اللہ اور رسول کا جو ذمہ ہے وہ ہمیں کیا معلوم کیا ہے ؟ وحی کا سلسلہ تو ابھی جاری ہے جب تک رسول اللہ ﷺ حیات ہیں احکامات اترتے رہتے تھے اور بدلتے بھی رہتے تھے تو تم تو دور ہو محاذِ جنگ پر اور میں مدینہ منورہ میں ہوں تو اللہ اور رسول کا ذمہ کیا ہے ؟ یا اس وقت حالات کا تقاضہ کیا ہے ؟ اللہ کیا چاہتا ہے ؟ اللہ کا رسول کیا چاہتا ہے ؟ تم یہ نہیں جان سکتے !

پہلے سے کوئی مسئلہ اگر تمہیں معلوم بھی ہے اور اس پر معاہدہ کرلیا اللہ اور رسول کے ذمہ پر تم نے اور انہوں نے توڑ دیا تو اب کیا کرنا ہے ؟ معاملہ تو اللہ اور رسول کے ذمہ پر ہوا تھا تو اب کیا کرنا ہے ؟ تو میں تمہیں نہیں بتاسکوں گا کیونکہ تم مجھ سے دور ہو، محبطِ وحی دور ہے تم سے جس پر وحی اترتی ہے وہ دور ہے مدینہ منورہ میں، تم امتحان میں پڑ جاؤ گے تمہارے لیے مشکلات ہوجائیں گی کہ اب ہم کیا کریں ؟ کیونکہ ہم نے اللہ اور رسول کو بیچ میں ڈالا ہے، اللہ اور رسول کا کیا منشاء ہے ؟ اس کے مطابق ہم کیا کریں ؟ وہ تو آزاد ہیں وہ تو کافر ہیں، وہ چاہے یہ کریں، چاہے وہ کریں، انہیں پرواہ نہیں، تم آزمائش میں پڑ جاؤ گے، تمہارے لیے جنگی مشکلات اور سیاسی دونوں قسم کی مشکلات کسی وقت پیدا

ہو جائیں گی اور تم انہیں روکو، نہیں ابھی ٹھہر جاؤ اللہ اور رسول کا ذمہ معلوم کر کے پھر بتائیں گے تو پھر تمہیں میرے پاس آدمی بھیجنا پڑے گا، نہ معلوم کتنا وقت لگے اس کے آنے میں اور پھر جانے میں ؟ اور پھر دشمن مہلت دے نہ دے، دسیوں مسائل ہیں

اس لیے فرمایا فَلَا تَجْعَلْ ایسا نہ کرنا، اپنی ذمہ داری پر معاہدہ کرنا، نہیں بس ہم جو اس وقت مناسب سمجھیں گے تم بتاؤ ان ان پر چیزوں پر ہمارا تمہارا معاہدہ ہے، اب اگر وہ توڑیں گے تو آپ بھی توڑ دیں کیونکہ اللہ اور رسول کا ذمہ نہیں ہے، تم اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کر جو چاہو فیصلہ کر سکو گے آسانی ہوگی تم پابند نہیں ہوں گے تو یہ سکھا رہے ہیں نبی عَلَیْهِ السَّلَامُ انتہائی باریک نقطہ ان کو سکھایا کہ یہ اس طرح کرنا ہے

تو فرمایا وَلٰكِنْ اِجْعَلْ لَّهُمْ ذِمَّتَكَ وِذِمَّةَ اَصْحَابِكَ تو میں اور میرے ساتھی جو بھی جرنیل میرے ساتھ میرے ماتحت ہیں ہر ہر فوجی سے تھوڑا مشورہ کرتے ہیں وہ تو فوجی تو بہت سارے ہوتے ہیں جو چند ہوتے ہیں ان ہی سے مشورہ ہوتا ہے فیصلہ ہوتا ہے باقی سب اطاعت کرتے ہیں ان پر بس مشورہ ہو گیا اور امیر کا حکم آیا بس ختم، ایک ایک سے مشورہ کرو تو پھر تو دس دن میں بھی مسئلہ حل نہیں ہوگا ، تو بس اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ذمہ داری پر کوئی معاملہ کرنا، اس لیے کہ اگر کوئی بد عہدی کرنی پڑ گئی کسی وجہ سے تمہیں چاہے ان ہی کے کسی عمل کی وجہ سے تم کہنا چاہو کہ نہیں ہم یہ معاہدہ ختم کرتے ہیں تو تمہارے لیے آسانی ہوگی تو تم کہو گے ہم نے کیا تھا ہم ہی ختم کر رہے ہیں، اللہ اور رسول کا ذمہ بیچ میں نہیں ہے اس لیے اگر معاہدہ کو توڑنا پڑ گیا تو فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ اس لیے کہ اگر معاہدہ ختم کرنا پڑتا ہے کسی وجہ سے تو یہ تمہارے لیے آسان ہوگا بہ نسبت اللہ اور رسول کے ذمہ کو توڑنے کے، اس میں پتا نہیں ہوگا تمہیں کہ اللہ اور رسول کا ذمہ کیا ہے ؟ کیا منشاء ہے ؟ کیا کرنا ہے ہم نے آگے ؟ تو پھر تم آزمائش میں پڑ جاؤ گے، اپنی ذمہ داری پر معاہدہ کرو ! بہت اہم نکتہ نبی عَلَیْهِ السَّلَامُ نے ان کو سکھایا اور اہمیت بھی بتا دی کہ اللہ اور رسول کا ذمہ کتنا اہم ہوتا ہے، معمولی بات نہیں ہے !

ارشاد فرمایا اگر اَھْلِ حِصَنْ کا تم محاصرہ کیے ہوئے ہو اور وہ آپ سے یہ تمنا رکھیں تو قع کریں مطالبہ کریں کہ ہمیں باہر آنے دو، نکلنے دو، ہم اتر آتے ہیں لیکن بیچ میں اللہ اور رسول کا ذمہ بناؤ، فرمایا ہرگز ایسا نہ کرنا، کیا پتا اس کے پیچھے ان کی چال ہو وہ تو اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور تم اللہ اور رسول کے ذمہ کی وجہ سے آزمائش میں پڑ جاؤ گے کہ ہم اللہ اور رسول کو ذمہ بنا کر بیچ میں ڈال کر اس چیز کے پابند ہیں، اب کیا کریں ؟ توڑیں، نہ توڑیں ؟ ہرگز اس طرح نہیں کرنا، لیکن ان کو کہو کہ اس چیز پر اتر آؤ اپنی ذمہ داری پر عَلٰی حُکْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ ، اَتُصِیْبُ حُکْمَ اللّٰهِ فِیْهِمْ اَمْ لَا [1] کیونکہ تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ اللہ کا حکم تم ان میں جاری کر رہے ہو یا نہیں کر رہے وہ کیا ہے ؟ وہ نہیں پتا چل سکتا تمہیں وہاں پر ایسے موقعوں پر چند جو اہم چیزیں جو آ چکی تھیں کُلِّیَاتُ الرَّسُوْل وہ تو سکھا دیے کیونکہ اس پر تو چلنا ہے لیکن جزئیات جو پیش آتے ہیں وقتاً فوقتاً اب یہ صورتحال، اب یہ صورتحال، اب یہ اور اب یہ ! تو اپنی صواب دید پر ساتھیوں کے مشورے سے کرتے رہو تا کہ اس میں ردّ و بدل بھی ساتھیوں کے مشورے سے جب چاہو کر لو تو گویا یہ بھی شرعی حکم ہی بن گیا کہ اس چیز میں تمہیں اپنے آپ اور اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کر شریعت نے اختیار دے دیا کہ یہ کام اس طرح انجام دے دو یہ بھی ایک شرعی حکم ہے !

تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جرنیل کو، فوجی کو، کمانڈر کو یہ فوجی ہدایات سکھلائیں ! یہ سیاسی بھی ہیں اور فوجی بھی ہیں دونوں طرح کی ہیں، ساری چیزیں اس میں آ گئیں ، اس میں سیاسی فائدے بھی ہیں اور فوجی فائدے بھی ہیں بین الاقوامی سرحدوں کے فائدے بھی احکام آ گئے کیسے کرنا ہے یہ تمام چیزیں ہمیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہیں اور بتلائیں ہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی سمجھ بھی دے اور عمل کی توفیق بھی دے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور ان کا ساتھ نصیب فرمائے !

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الجهاد رقم الحدیث ۳۹۲۹